نوحہ

اے مسلماں یہ بتا قتل پیاسا کیوں کیا کیا تھی خطا شبیرؑ کی
نہ کیا خوفِ خدا چھین لی سر سے ردا کیوں وارثِ تطہیر کی

چل گیا سجدے میں خنجر فاطمہؑ کے لعل پر، جل گیا زہراؑ کا گھر
لٹ گئی بنتِ علیؑ تو نے ہی بعد از نبیؐ اِس ظلم کی تدبیر کی

بے خطا اِن قیدیوں کی غم بھری یہ داستاں سن کے روتا ہے جہاں
شام کے بازار میں عابدِ بیمارؑ نے تھی خون سے تحریر کی

مادرِ اصغرؑ تمہاری زندگانی کا ثمر مر گیا اسلام پر
ہم نہ بھولیں گے کبھی نوک نازک سے گلے میں حرملا کے تیر کی

کربلا سے شام تک، آلِ پیمبرؐ بے اماں تازیانے رسیاں
بلوے میں لایا گیا ہائے آلِ مصطفیٰؐ کی اِس طرح توقیر کی

کب تلک سہہ پاتی آخر جھڑکیاں اور سیلیاں قید کی تنہائیاں
اِس قدر ڈھائی جفا قبر زنداں میں بنی ہے دخترِ شبیرؑ کی

ثانیِ زہراؑ برہنہ سر گئی بازار میں اور بھرے دربار میں
محفلِ مئے خوار میں ملکہِ شرم و حیا کی تو نے کیوں تشہیر کی

سن کے جس کو ہر گھڑی روتے ہیں سارے ماتمی کرتے ہیں سینہ زنی
آرہی ہے شام سے اب بھی وہ آواز سرورؔ طوق اور زنجیر کی

کلام: سرورؔ صاحب (چکوال)
طرز: مجتبیٰ شاہ کاظمی (چکوال)
نوحہ خواں: رضوان زیدی